اصلاحِ عقیدہ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

DARULIBLAGH

نام کتاب .... اصلاح عقیدہ
تالیف .... محمد بن جمیل زینو
ترجمہ .... [illegible]
نظر ثانی .... مبشر احمد ربانی
تحقیق وتخریج .... نصیر احمد کاشف
اشاعت اوّل .... اگست 2004ء
تعداد .... ایک ہزار
قیمت ....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

اصلاحِ عقیدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں

تالیف : محمد بن جمیل زینو

نظرثانی : مبشر احمد ربانی

مترجم : محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

فہرست

حرفِ آغاز

اصلاحِ عقیدہ فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو کا چھوٹا سا پمفلٹ ہے جو سوال و جواب کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے اس میں عقیدہ توحید کی اہمیت اور شرک و بدعات کی تباہ کاریوں کو واضح کیا گیا ہے۔ ہر سوال کے جواب میں قرآن کی آیت اور اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث پیش کی گئی ہے۔

اس پمفلٹ کا ترجمہ جناب طاہر نقاش نے کیا ہے۔ ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے۔ برادرم نقاش صاحب نے اس پمفلٹ میں جہاں مشکل اصطلاحات تھیں ان کی آسان پیرائے میں تشریح بھی کر دی ہے۔ مزید برآں انہوں نے عربی عبارتوں پر اعراب لگا دیئے ہیں اور اس کتابچہ کو متداول تراجم کو مد نظر رکھتے ہوئے زیادہ بہتر اور آسان و عام فہم بنا دیا ہے۔ بعض جگہ مفہوم سمجھانے کے لیے فٹ نوٹ کے ذریعہ وضاحت کر دی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تراجم کے مقابلے میں یہ تخریج شدہ اور مولانا مبشر احمد ربانی کا نظر ثانی شدہ نسخہ کا اعزاز بھی رکھتا ہے۔ میں نے اس پمفلٹ پر آخری نظر ڈالی۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں دُنیا و آخرت میں خوش و خرم رکھے اور اشاعت کے میدان میں اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرماتا رہے۔ "آمین"

امیر حمزہ (چیف ایڈیٹر ہفت روزہ غزوہ لاہور)
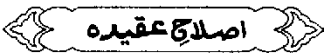
بندوں پر اللہ کے حقوق

سوال اللہ نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ ایسی خالص عبادت کہ جس میں ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ﴾

"میں نے جِنّوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔" (الذاریات : ۵۱/۵۲)

حدیثِ نبوی ہے:

((حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا.))[1]

"اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔"

سوال عبادت کی تعریف کیا ہے؟

جواب عبادت ان تمام اقوال وافعال کا نام ہے جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرمائیں۔ مثلاً: دُعا' نماز اور قربانی وغیرہ۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ (الانعام: ۶/ ۱۶۲)

"کہہ دیجئے! بے شک میری نماز' میری قربانی' میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

حدیث نبوی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] بخاری۔ کتاب الجهاد: باب اسم الفرس والحمار (ح ۲۸۵۶)

((وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَیْهِ.))[1]

"میرا بندہ کسی چیز کے ساتھ میرا قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔"

سوال ہم اللہ کی عبادت کیسے بجالائیں؟

جواب جیسا کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسولِ مقبول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ﴾(محمد: ۴۷/۳۳)

"اے ایمان والو! ...... تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرلو۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب الرقاق: باب التواضع (ح ۶۵۰۲)

یعنی اگر کسی نئے طریقے سے اور نئی عبادت کے ذریعہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو (باقی) اعمال (بھی) برباد ہو جائیں گے۔ فرمانِ نبوی ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.))[1]

"ہمارے حکم کے بغیر کسی نے جو کام بھی کیا وہ مردود اور غیر مقبول ہے۔"

سوال کیا ہمیں رحمت الٰہی کی اُمید اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے عبادت کرنی چاہیے؟

جواب جی ہاں! عبادت کے وقت ہماری یہی کیفیت ہونی چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی یوں تعریف فرماتے ہیں:

﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ (السجدہ: ۱۶/۳۲)

"وہ اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں۔"

---

[1] مسلم۔ کتاب الاقضیۃ: باب نقض الاحکام الباطلۃ (ح ۱۷۱۸)

نی اپنے رب کی عبادت (اسکی رضا اور جنت کے حصول کے لیے اور (جہنم کے) خوف سے کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ)) [1]

''میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اُس کی پناہ چاہتا ہوں۔''

سوال عبادت میں احسان (بہترین طریقے سے عبادات کی ادائیگی) کا کیا مفہوم ہے؟

جواب عبادت میں اللہ تعالیٰ کی مراقبت و نگہداشت (یعنی اس کی نگرانی کے کامل تصور اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورا پورا دھیان رکھنے) کو احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ﴾

''وہ تمہیں اس وقت دیکھ رہا ہوتا ہے جب تم (نماز میں

---

[1] سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ: باب تخفیف الصلاۃ (ح ۷۹۲)

اکیلے قیام کرتے) ہو اور سجدہ گزار لوگوں (نمازیوں) میں تمہاری نقل وحرکت پر (بھی) نگاہ رکھتا ہے۔'' (الشعراء : ۲۱۹/۲۶)

حدیث نبوی ہے : ((الاحسان۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ.)) [1]

''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ احسان ہے۔''

نوٹ : قارئین! احادیث کی تفصیلی تخریج (حوالہ جات) ملاحظہ کرنے کے لیے ادارہ دارالابلاغ کی عقیدہ کے موضوع پر شائع کردہ کتاب ''حسن عقیدہ'' ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] بخاری۔ کتاب الایمان : باب سوال جبریل النبی ﷺ (ح ۵۰)

توحید کی اقسام اور اس کے فوائد

سوال اللہ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو کس مقصد کیلئے مبعوث فرمایا؟

جواب اللہ کریم نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ لوگوں کو عبادتِ باری تعالیٰ کی دعوت دیں اور اس کی ذاتِ با برکات سے شرک کی نفی کریں۔ اللہ کریم فرماتے ہیں:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾ (النحل: ۱۶/۳۶)

"اور تحقیق ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور طاغوت[1] سے بچیں۔"

---

[1] "طاغوت" سے مُراد شیطان ہے جو غیراللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح شریعت کے مخالف حکمران کو بھی طاغوت کہا جاتا ہے جو اللہ کی شریعت کے فیصلے اوامر ونواہی کا نفاذ نہیں کرتا۔

حدیث نبوی ہے :((وَالْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ.))[1]

"تمام انبیاء (علیہم السلام) آپس میں بھائی ہیں اور اُن کا ایک ہی دین ہے۔"

معلوم ہوا تمام انبیاء علیہم السلام ایک ہی دعوت (توحید) لے کر دُنیا میں آئے اور وہ یہ کہ لوگ اللہ اکیلے کی عبادت کریں اور غیر اللہ کی عبادت سے بچیں!

سوال توحید ربوبیت (رب ہونے میں ایک تسلیم کرنا) کیا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں یکتا ماننا توحید ربوبیت ہے۔ جیسے خلق اور تدبیر وغیرہ۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الفاتحۃ : ۱/۲)

"تمام قسم کی تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا رب (پیدا کرنے والا اور پالنے والا) ہے۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء (ح ۳۴۴۳)۔

حدیث نبوی ہے :((اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.))[1]

"تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔"

سوال توحید الوہیت (صرف ایک معبود ماننا) کسے کہتے ہیں؟

جواب تمام قسم کی عبادات کو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص کر دینا اور کسی قسم کی عبادت میں اس کے ساتھ شرک نہ کرنا' توحید الوہیت ہے۔ جیسے دُعا' قربانی اور نذر وغیرہ (جیسی عبادات) سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾

(البقرہ : ۲/ ۱۶۳)

"اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

---

[1] بخاری۔ کتاب التوحید (ح ۷۳۸۵)

((فَلْیَکُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.))[1]

"لوگوں کو پہلی دعوت یہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

بخاری کی ایک روایت میں ہے: ((اِلٰی اَنْ یُّوَحِّدُوا اللّٰهَ.))[2]

"یعنی اللہ کے ایک ہونے کی دعوت دی جائے۔"

سوال توحید اسماء وصفات سے کیا مراد ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے لیے یا اس کے رسول ﷺ نے صحیح احادیث میں اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان فرمائی ہیں انہیں حقیقت پر محمول کرتے ہوئے اس کی شایانِ شان بلا تاویل وتفویض اور بلا تمثیل وتعطیل تسلیم کرنا' توحید اسماء وصفات کہلاتا ہے۔ جیسا کہ استواء علی العرش' اس کا نزول اور اس کا

---

[1] بخاری۔ کتاب الزکاۃ: باب وجوب الزکاۃ (ح ۱۳۹۵)

[2] بخاری۔ کتاب التوحید (ح ۷۳۷۲)

ہاتھ وغیرہ۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

"کائنات کی کوئی چیز اس کے مثل اور مشابہ نہیں ہے اور وہی سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔" (الشوریٰ: ۴۲/۱۱)

حدیثِ نبوی ہے:

((يَنْزِلُ اللّٰهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا.))[1]

"اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف (اپنی شایانِ شان طریقے سے) نزول فرماتے (اُترتے) ہیں' اس کا یہ نزول (اُترنا) مخلوق کے ہرگز مشابہ نہیں ہے۔"

سوال اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

جواب اللہ آسمانوں سے اُوپر عرش پر ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

---

[1] بخاری۔ کتاب التہجد: باب الدعاء والصلاة من آخر اللیل (ح ۱۱۴۵)

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی﴾(طٰہٰ : ۲۰/۵)

"رحمن عرش پر بلند ہوا۔"[1]

حدیث نبوی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا۔ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔))[2]

"بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک دستاویز لکھی جو عرش پر اس کے پاس محفوظ ہے۔"

سوال کیا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں؟

جواب اللہ تعالیٰ اپنے سننے، دیکھنے اور علم کے لحاظ سے ہمارے ساتھ ہیں۔ یعنی ہماری جملہ حرکات و سکنات ہر وقت اس کے

---

[1] استویٰ کا معنی "براجمان ہوا" اور "قرار پکڑا" وغیرہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن صحیح بخاری میں "استویٰ" کا معنی و مطلب اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ "ای علا وارتفع" یعنی وہ چڑھا اور بلند ہوا۔ بخاری۔ کتاب التوحید : باب (وکان عرشه علی الماء) تعلیقًا فی ترجمة الباب۔

[2] بخاری۔ کتاب التوحید : (بل هو قرآن مجید.....) ح ۷۵۵۴۔

سامنے اس کے مشاہدہ میں ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ﴾ (طٰہٰ : ۲۰/۴۶)

"تم دونوں ڈرو مت یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، میں سب کچھ سُن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔"

حدیث نبوی ہے:

((إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.)) [1]

"بیشک تم ایک ایسی ہستی کو پکارتے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور (علم کے لحاظ سے) تمہارے ساتھ ہے۔"

سوال عقیدۂ توحید کے فوائد کیا ہیں؟

جواب اس کا فائدہ یہ ہے کہ:

- انسان دنیا میں راہِ راست پر آجاتا ہے۔
- اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

[1] بخاری۔ کتاب المغازی: باب غزوۃ خیبر (ح ۴۲۰۲)

C آخرت میں جہنم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ (الانعام: ۶/۸۲)

"حقیقت میں تو امن انہی لوگوں کے لئے ہے اور وہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔ جو ایمان لائے اور جنھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔"

حدیثِ نبوی ہے:

((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔))[1]

"اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب الجهاد: باب اسم الفرس والحمار (ح۲۸۵۶)

عمل کے قبول ہونے کی شرائط

سوال قبولیت عمل کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں عمل کے قبول ہونے کی تین مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1 اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا اور اس کی توحید پر قائم رہنا' فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ (الكهف : ۱۸/۱۱۰)

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے' ان کی میزبانی کیلئے جنت فردوس کے باغات ہوں گے۔"

حدیث نبوی ہے: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.)) [1]

"(آپ ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا) کہہ دو! میں اللہ پر ایمان لایا' پھر اس پر ثابت قدم ہو جا۔"

2 اخلاص: یعنی ریاکاری اور نمائش کے بغیر صرف اللہ (کی رضا کے حصول) کے لئے عمل کیا جائے۔ نہ کہ کسی کو دکھانے اور شہرت کے لئے اور نہ ہی کسی کو سنانے کے لئے۔ فرمانِ الٰہی:

﴿ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾

(الحشر ۵۹ : ۷)

"اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں دے دیں' وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رُک جاؤ۔"

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ (الزمر ۳۹ : ۲)

"پس اللہ کی عبادت کرو اس حال میں کہ تم خالص اسی کی

---

[1] مسلم۔ کتاب الایمان: باب جامع اوصاف الاسلام (ح ۳۸)

عبادت کرنے والے ہو۔"

3 وہ عمل سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہو۔

حدیث نبوی ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.))[1]

"جس نے کوئی ایسا کام (دین سمجھ کر) کیا کہ اس پر ہمارا حکم نہیں ہے (یعنی ہم سے قولی فعلی اور عملی طور پر ثابت نہیں) تو وہ مردود اور نامقبول ہے۔"

---

[1] مسلم۔ کتاب الاقضیة : باب نقض الاحکام الباطلة (ح ۱۷۱۸)

شرک اکبر

سوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

جواب سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان: ۱۳/۳۱)

"(لقمان نے کہا:) اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

حدیث نبوی ہے: نبی اکرم ﷺ سے گناہِ اکبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ.)) [1]

---

[1] بخاری۔ کتاب الادب: باب قتل الولد خشیة ان یأکل معه (ح ۶۰۰۱)۔

"تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔"

سوال شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟

جواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے۔ مثلاً : غیر اللہ کو پکارنا، مُردوں سے فریاد کرنا، مدد مانگنا یا ان لوگوں سے مدد مانگنا جو ہیں تو زندہ لیکن موقع پر موجود نہیں وغیرہ۔ اللہ کریم فرماتے ہیں :

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ (النساء : ۳۶/۴)

"اور تم سب اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔"

حدیث نبوی ہے : ((مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ.))[1]

"کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب استتابة المرتدین: باب اثم من اشرك بالله (ح ۶۹۱۹)

سوال کیا اس اُمت میں بھی شرک پایا جاتا ہے؟

جواب ہاں! اس اُمت میں بھی شرک کثرت سے موجود ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ "اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ اللہ کو مانتے بھی ہیں لیکن پھر بھی شرک کرتے ہیں۔" (یوسف ۱۲ : ۱۰۶)

حدیث نبوی ہے: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ الْاَوْثَانُ)) [1]

"اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اُمت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں اور بُتوں کی پرستش نہ شروع ہو جائے۔"

سوال فوت شدہ یا زندہ غیر موجود کو پکارنے اور ان سے حاجات طلب کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب ان سے مانگنا یا انہیں پکارنا شرک اکبر ہے۔ فرمانِ الٰہی

---

[1] ابو داؤد۔ کتاب الفتن : باب ذکر الفتن و دلائلھا (ح ۴۲۵۲)

ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (یونس: ۱۰/۱۰۶)

"اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو مت پکارو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو گے۔" حدیثِ نبوی ہے:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ.))[1]

"جس شخص کو اس حالت میں موت آگئی کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارتا تھا تو آگ میں داخل ہو گا۔"

سوال کیا دُعا کرنا یا پکارنا بھی عبادت ہے؟

جواب ہاں! دُعا بھی عبادت ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾

---

[1] بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ البقرۃ (ح ۴۴۹۷)

"اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ گھمنڈ اور تکبر میں آکر میری عبادت سے مُنہ موڑتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (الغافر: ۴۰/۶۰)

حدیثِ نبوی ہے:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ.))[1] "دُعا ہی عبادت ہے۔"

سوال کیا مُردے دُعا و پکار سنتے ہیں؟

جواب مُردے دُعا و پکار نہیں سُن سکتے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

1. ﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾ (النمل: ۲۷/۸۰)

"تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔"

2. ﴿ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ (فاطر: ۳۵/۲۲)

"تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔"

---

[1] ابو داؤد۔ کتاب الوتر: باب الدعاء (ح ۱۴۷۹)

شرک اکبر کی اقسام

سوال کیا ہم مُردہ اور زندہ مگر غیر حاضر لوگوں سے فریاد کر سکتے ہیں؟

جواب ہرگز نہیں۔ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ہماری فریاد رسی کر سکیں۔ فرمان الٰہی ہے:

① ﴿ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴾ (النحل: ٢١/١٦)

"اور وہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ تو خود (بھی) پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ لوگ خود مُردہ ہیں نہ کہ زندہ اور انہیں

تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب (قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے۔"

2 ﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ﴾ (الانفال: ۹/۸)

"جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد (دُعا) کو قبول فرمالیا۔"

حدیث نبوی ہے: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.)) [1]

"اے زندہ جاوید اور کائنات کو سنبھالنے والے! میں تیری رحمت کی فریاد کرتا ہوں۔"

سوال کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسری ہستی سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟

جواب ہرگز نہیں، غیر اللہ کو اس کی طاقت ہی نہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

---

[1] ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۹۱) (ح ۳۵۲۴)

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ (الفاتحہ : ۵/۱)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

حدیث نبوی ہے :

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ.)) [1]

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ : جب تم نے سوال کرنا ہو تو اللہ ہی سے کرو اور مدد مانگنا ہو تو اللہ ہی سے مانگو۔"

سوال کیا زندہ لوگوں سے مدد مانگی جا سکتی ہے؟

جواب ہاں! ہم اِن اُمور میں زندہ لوگوں سے مدد مانگ سکتے ہیں جن کی ان کو قدرت اور طاقت ہو۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدہ : ۲/۵)

---

[1] ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ : باب (۵۹) حدیث حنظلۃ (ح ۲۵۱۶)

"اور جو کام نیکی اور اللہ سے ڈرنے کے ہیں' ان میں سب کی مدد (تعاون) کرو۔"

حدیث نبوی :

((وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.)) [1]

"جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔"

سوال کیا غیر اللہ کے لئے نذر ماننا جائز ہے؟

جواب بالکل نہیں' نذر صرف اللہ کے لئے مانی جا سکتی ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا ﴾ (آل عمران : ۳۵/۳)

"اے میرے پروردگار! میں اس بچّے کو جو کہ میرے

---

[1] مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء (ح ۲۶۹۹)

پیٹ میں ہے' تیری نذر کرتی ہوں۔ اس لئے میں اسے (دُنیا کے کاموں سے) آزاد رکھوں گی۔"

حدیث نبوی ہے: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ.))[1]

"جس نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ رب العزت کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ ہی کی اطاعت کرے اور جس نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ (کی نازل کردہ شریعت) کی نافرمانی کرے گا' تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔"

سوال کیا غیر اللہ کے لئے (کوئی جانور) ذبح کیا جاسکتا ہے؟

جواب ہرگز نہیں کیونکہ' یہ بھی عبادت ہے' جو صرف اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الکوثر: ۱۰۸/۲)

---

[1] بخاری۔ کتاب الایمان والنذور: باب النذر فی الطاعة (ح ۶۶۹۶)

”پس اپنے رب ہی کے لئے نماز پڑھئے اور اسی کے لئے قربانی کیجئے۔“

حدیث نبوی ہے: ((لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰہِ.)) [1]

”اللہ تعالیٰ نے اُس پر لعنت کی ہے جو غیراللہ کے لئے کوئی جانور ذبح کرے۔“

سوال کیا ہم قبر والوں (اولیاء وغیرہ) کا قرب حاصل کرنے کے لئے، قبروں کا طواف کرسکتے ہیں؟

جواب ہرگز نہیں بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی درگاہ وغیرہ کا طواف نہیں کرسکتے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (الحج: ۲۲/۲۹)

”اور چاہیئے کہ (مسلمان) لوگ قدیم گھر (بیت اللہ) کا ہی طواف کریں۔“

---

[1] مسلم۔الاضاحی: باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ (ح ۱۹۷۸)

حدیث نبوی ہے : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.)) [1]

"جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور (پھر) دو رکعت نماز پڑھی۔ تو گویا اس نے ایک گردن آزاد کی۔"

یعنی اُس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

سوال جادو کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب جادو کرنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾

"اور لیکن کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔" (البقرۃ : ۲/۱۰۲)

حدیث نبوی ہے :

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ.)) [2]

---

[1] مسند احمد (۹۵/۲)۔ ابن ماجہ۔ کتاب المناسک (ح ۲۹۵۶)

[2] بخاری۔ کتاب الحدود : باب رمی المحصنات (ح ۶۸۵۷)

"سات ہلاک کرنیوالی چیزوں سے بچو۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا۔"

سوال غائب کی خبر دینے والے دست شناس (چوریاں بتانے والے) اور کاہن (مستقبل کی خبریں بتانے والے) کی علم غیب کے دعوے میں تصدیق کر سکتے ہیں؟

جواب ہمیں ان کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ ہی ان کی کسی بھی حد تک تصدیق کرنی چاہئے۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾

"کہہ دیجئے! اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے کوئی بھی غیب کا علم نہیں رکھتا۔" (النمل : ۲۷/۶۵)

حدیث نبوی ہے : ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)) [1]

---

[1] مسند احمد (۲/۴۲۹ ح ۹۲۵۲)۔ مستدرک حاکم (۸/۱)

"جو دست شناس (چوروں کی نشاندہی کرنے والے) یا کاہن (مستقبل میں واقع ہونے والے امور کے متعلق بتانے والے) کے پاس آیا اور ان کی باتوں پر یقین کیا' تو اس نے رسولِ رحمت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ شریعت مطہرہ کا انکار کر دیا۔" [1]

سوال کیا کوئی (شخص یا ولی) غیب کی خبریں جانتا ہے؟

---

[1] یہ سخت وعید تو نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنے والے کے متعلق وارد ہوئی ہے۔ اب دیکھیں اگر کوئی کہتا ہے کہ میرا تو عقیدہ مضبوط ہے مجھ پر ان لوگوں کا اثر نہیں ہوتا اور پھر وہ اسی زعم میں نجومی کے پاس چلا گیا اور اس کو جھوٹا جانتے ہوئے اس سے سوال کرتا ہے تو اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((مَنْ اَتَی عَرَّافاً فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً))

(مسلم۔ السلام: باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان (ح ۲۲۳۰)

"جو نجومی کے پاس آیا اور اس نے اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ کی جائے گی۔"

جواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب کا عِلم نہیں جانتا۔ البتہ وہ اپنے رسولوں میں سے کسی کو چاہے تو غیب کی کسی بات کی اطلاع دے دے تو یہ ایک الگ صورت ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ عَالِمُ الغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى مِن رَّسُوْلٍ ﴾ (الجن: ۷۲/۲۶،۲۷)

"وہ غیب کا عِلم رکھنے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا سوائے اپنے کسی رسول کے جسے وہ پسند کرلے۔"[1]

---

[1] اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اگر غیب کی اطلاع دینے سے غیب کی کوئی بات معلوم ہو جائے تو آدمی عالم الغیب نہیں ہو جاتا۔ اگر اس مفروضے کو مان لیں تو پھر تو تمام مسلمان بھی عالم غیب بن جائیں گے کیونکہ رسول ﷺ نے وحی کے ذریعہ معلوم ہونے والی بہت سی غیب کی خبریں اپنی اُمت کو بتادیں۔ مثلاً قیامت کے احوال' قیامت کی علامات' فتنہ دجال اور قربِ قیامت کی پیش گوئیاں وغیرہ۔ تو ثابت ہوا کہ غیب کی کسی بات سے مطلع ہونا اور چیز ہے اور عالم الغیب ہونا اور چیز ہے۔ عالم الغیب صرف اللہ وحدہ لا شریک کی ذات ہے۔ اس آیت سے اس باطل عقیدہ کی بھی نفی ہو رہی ہے کہ جس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ "علم غیب عطائی" انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوتا ہے۔ حالانکہ یہاں پر اللہ رب العزت نے=

حدیث نبوی ہے: ((لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ.))[1]

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔"

سوال کیا شفاء کے حصول کے لئے دھاگہ، کڑا یا چھلا وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب ہرگز نہیں! ایسی دیگر اشیاء بھی شفاء کا عقیدہ رکھ کر نہیں پہن سکتے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ﴾

"اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی قسم کی تکلیف (یا نقصان) پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس تکلیف (یا

=انبیاء کو غیب پر مطلع کرنے کی بات کی ہے۔ "علم غیب" پر نہیں۔ اس لئے کہ اخبار غیب اور علم غیب دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اسی لئے بعض جاہل لوگ علم غیب اور اخبارِ غیب کو خلط ملط کر کے پیش کرتے ہیں اور لوگوں کے عقیدے برباد کرتے ہیں۔ کیونکہ عالم الغیب اللہ ہے اور جو امور ہمارے لئے غائب کا درجہ رکھتے ہیں ان کو صرف وہی جانتا ہے۔

[1] طبرانی فی الکبیر (۲۰/۷) والحاکم فی المستدرک (۷/۱)

نقصان) سے بچا سکے۔" (الانعام : ۶/ ۱۷)

حدیث نبوی ہے : ایک صحابی نے اپنی جسمانی کمزوری دُور کرنے کیلئے پیتل کا کڑا یا چھلا پہنا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا تو فرمایا :

((اَمَا اَنَّھَا لَا تَزِیْدُکَ اِلَّا وَھْنًا اِنْبِذْھَا عَنْکَ فَاِنَّکَ لَوْمِتَّ مَا اَفْلَحْتَ اَبَدًا.))[1]

"خبردار! اس سے تیری کمزوری میں اضافہ ہی ہو گا۔ اسے اُتار کر پھینک دو کیونکہ اگر اسی حالت میں تمہیں موت آ گئی تو آخرت میں کبھی فلاح نہیں پاسکو گے۔"

سوال ہم کوڑیاں' گھونگھے' پوتھ اور تعویذات وغیرہ لٹکا سکتے ہیں؟

جواب ان چیزوں کو حصولِ شفاء اور نظرِ بد سے بچاؤ کے

---

[1] مسند احمد (۴/ ۴۴۵) ابن ماجہ۔ (ح ۳۵۳۱)۔ اسنادہ ضعیف۔

عقیدے کے ساتھ نہیں لٹکا سکتے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ﴾

"اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو خود اس اللہ کریم کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے۔" (یونس: ۱۰/۱۰۷)

حدیث نبوی ہے: ((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ.))[1]

"جس نے کوئی تمیمہ[2] لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

سوال خلافِ اسلام قوانین پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب عمل کرنے والا اگر انہیں جائز قرار دیتا ہے یا ان کے درست ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے، تو یہ کفر ہے (جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔)

---

[1] مسند احمد (۴/۱۵۶)

[2] تمیمہ اس گھونگھے، منکے یا کوڑی کو کہتے ہیں۔ جو نظرِ بد سے بچنے کے لیے لٹکایا جاتا ہے۔ یہی موقف صاحب عون المعبود نے اپنایا ہے۔

اللہ کریم قرآن مجید میں فرماتے ہیں :

﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾

”اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانونِ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“ (المائدہ : ۴۴/۵)

حدیث نبوی ہے : ((وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ يَتَخَيَّرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ)) [1]

”اور جب ان کے حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو اختیار نہ کریں گے تو اللہ احکم الحاکمین آپس میں ان کی لڑائی ڈال دے گا۔“

سوال بعض دفعہ ایک شیطانی سوال ذہن میں آتا ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اسے کیونکر دور کیا جا سکتا ہے؟

---

[1] ابن ماجہ۔ کتاب الفتن : باب العقوبات (ح ۴۰۱۹)

جواب جب شیطان اس قسم کے خیالات کسی بھائی کے ذہن میں ڈالے تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے یعنی اعوذ باللہ پڑھنا چاہیے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ﴾ (حم السجدہ: ۳۶/۴۱)

"اور اگر شیطان دل میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کر۔ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

حدیثِ نبوی ہے: شیطان کے اس مکر و فریب کو دُور کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں درج ذیل دُعاء کی تعلیم دی ہے کہ ہم شیطان کی چال کو رَد کر دیں اور کہیں:

((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ.)) [1]

---

[1] مسلم۔ کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (ح ۱۳۴)

"میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم سر (برابر) ہے۔"

اس کے بعد اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے[1] اپنے خیالات کو ختم کر دے۔ ایسا کرنے سے شیطانی وسوسہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔[2]

سوال شرک اکبر کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب شرک اکبر انسان کے لئے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا باعث بن جاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب السنة : باب فی الجهمية، ح ۴۷۲۲۔ یہ بخاری، مسلم، مسند احمد اور ابوداؤد میں وارد صحیح احادیث کا خلاصہ ہے۔

[2] یعنی أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے۔

النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (المائدہ : ۷۲/۵)

"جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں (مشرکوں) کا کوئی مدد گار نہیں۔"

حدیث نبوی ہے : ((وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ.))[1]

"جو اللہ وحدہ لا شریک کے ساتھ اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہو گا۔"

سوال کیا شرک کی موجودگی میں دوسرے نیک اعمال فائدہ بخش ثابت ہونگے اور ان کا ثواب ہو گا؟

جواب شرک کے ساتھ دوسرے نیک اعمال بے فائدہ ہیں۔

فرمان الٰہی ہے :

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

---

[1] مسلم۔ الایمان : باب الدلیل علی من مات لا یشرک باللہ...(ح ۹۳)

"اگر وہ لوگ بھی شرک کرتے ہوتے تو جو کچھ وہ عمل کرتے تھے' سب کے سب برباد ہو جاتے۔" (الانعام : ۸۸/۶)

حدیث نبوی ہے : ((اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ مَعِیَ فِیْهِ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ)) [1]

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : شرک کے معاملہ میں مجھے دوسرے شرکاء کی کوئی پروا نہیں۔ اگر کسی نے نیک عمل کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر دیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ یعنی مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

---

[1] مسلم۔ کتاب الزھد : باب تحریم الریاء (ح ۲۹۸۵)

شرک اصغر

سوال شرک اصغر کسے کہتے ہیں؟

جواب شرک اصغر ریاکاری اور نمائش کا نام ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے : ﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ (الکھف : ۱۸/۱۱۰)

"پس جو شخص (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے' اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور عبادت میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔"

حدیث نبوی ہے : ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ الرِّيَاءُ.))[1]

---

[1] مسند احمد (۵/۴۲۸)

"مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے۔
وہ تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک چیز
شرک اصغر یعنی ریاکاری ہے۔"

یہ بھی شرک اصغر ہے کہ آدمی یوں کہے: "اگر اللہ تعالیٰ
اور فلاں نہ ہوتا تو یوں ہو جاتا یا جیسے اللہ اور آپ کی مرضی ہو
گی۔" حدیث نبوی ہے:

((لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.))[1]

"یوں نہ کہو کہ جس طرح اللہ چاہے گا اور فلاں چاہے گا بلکہ
اس طرح کہا جائے کہ پہلے جو اللہ کو منظور ہو گا پھر جو فلاں
چاہے۔" (اس کا چاہنا بھی اللہ کی چاہت کے تابع ہو گا)

سوال کیا غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے؟

---

[1] ابو داؤد۔ کتاب الادب: باب (ح ۴۹۸۰)

جواب غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ناجائز اور حرام ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ﴾ (التغابن: ۶۴/۷)

"کہہ دیجئے! کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے۔"

حدیث نبوی ہے: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ.)) [1]

"جس نے غیر اللہ کی قسم اُٹھائی اس نے یقیناً شرک کیا۔"

((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.)) [2]

"جس نے قسم اُٹھانی ہو وہ صرف اللہ کی قسم اُٹھائے یا پھر خاموش رہے۔"

---

[1] ابوداؤد۔ الایمان والنذور: باب کراھیة الحلف بالاباء (ح ۳۲۵۱)

[2] بخاری۔ کتاب الشھادات: باب کیف یستحلف (ح ۲۶۷۹)

وسیلہ اور طلب شفاعت

سوال اللہ تعالیٰ کی طرف کن چیزوں کے ذریعہ سے واسطہ پکڑ سکتے ہیں؟

جواب وسیلہ دو طرح کا ہوتا ہے:

(الف) وسیلہ جائز

(ب) وسیلہ ممنوع

کچھ چیزوں کے ذریعہ تو وسیلہ پکڑنا جائز ہے اور کچھ چیزوں کے ذریعہ ممنوع اور حرام ہے۔ جائز صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

① وسیلہ جائز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات کا واسطہ دے کر اللہ سے دُعا کریں۔

② اپنے نیک اعمال کو بطورِ وسیلہ استعمال کریں۔

③ زندہ انسان سے دُعا کرانا جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ (جو زندہ تھے) کو دُعا کے لئے کہا۔[1] آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جو اس وقت وفات پا چکے تھے) کا وسیلہ استعمال نہیں کیا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

① ﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾

"اور اللہ کے تمام نام ہی اچھے ہیں لہٰذا اُسے اچھے ہی ناموں سے پکارو۔" (الاعراف: ۱۸۰/۷)

② ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا وسیلہ تلاش کرو۔" (المائدہ: ۳۵/۵))

عالم اسلام کے جلیل القدر مفسر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ سیدنا قتادہ

---

[1] بخاری۔ کتاب الاستسقاء: باب سؤال الناس الامام الاستسقاء (ح ۱۰۱۰)

رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کی اطاعت کرکے اور اس کی رضا کے مطابق عمل کر کے (ان دونوں اعمال کے ذریعہ) اللہ کا قرب تلاش کرو۔[1]

حدیث نبوی ہے: ((اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ.))[2] "اے اللہ! میں تیرے ہرنام کے وسیلہ سے تجھ سے مانگتا ہوں۔"

ایک صحابی نے جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.))[3]

"یعنی کثرت سے نماز پڑھا کرو (اور یہ نیک عمل ہے)۔"

غار والوں کا قِصّہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے نیک اعمال

---

[1] تفسیر ابن کثیر۔ص۳۲۱) تفسیر طبری (۲۹۱/۱۰)

[2] مسند احمد (۱/ ۳۹۲۔ ۴۵۲)۔صحیح ابن حبان (۲۳۷۲۔موارد)

[3] مسلم۔ کتاب الصلاۃ: باب فضل السجود والحث علیه (ح ۴۸۹)

کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی تو انہیں وہاں سے نجات مل گئی۔[1]

وسیلہ ممنوع: فوت شدگان (مُردوں) کو پکارنا یا انہیں حاجت روا خیال کرتے ہوئے ان سے حاجات طلب کرنا' جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے' یہ شرک اکبر کی قسم سے ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (یونس: ۱۰/۱۰۶)

"اور اللہ کریم کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ دے سکتی ہے نہ نقصان' اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو گا۔"

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے مقام یا جاہ و حشمت کا وسیلہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء و اولیاء کی ذات یا حق

---

[1] بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء: باب حدیث الغار (ح ۳۴۶۵)

وحرمت اور برکت کا وسیلہ اختیار کیا جائے۔ مثلاً: یوں کہا جائے کہ "اے اللہ! مجھے نبی اکرم ﷺ کے طفیل شفا عنایت فرما" یا اس طرح دُعا مانگی جائے کہ پروردگار! رسول اللہ ﷺ یا کسی فلاں ولی، قلندر، پیر فقیر معصوم وغیرہ کی جاہ وحرمت کے وسیلے سے ہماری دُعا قبول فرما یا فلاں مشکل اور آفت ٹال دے۔ ایسا کرنا بدعت ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ انہوں نے دُعا کے وقت محمد رسول اللہ ﷺ کو بطورِ وسیلہ استعمال نہیں کیا۔ بعض اوقات اس طرح کا وسیلہ انسان کو شرک تک پہنچا دیتا ہے[1] جبکہ اعتقاد رکھا جائے کہ اللہ

---

[1] جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں قحط پڑا اور اس موقع پر جب نمازِ استسقاء کے لئے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا گیا۔ تو اسی موقع پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی دُعاؤں کا وسیلہ لیا گیا، جو کہ زندہ تھے اور رسول اللہ ﷺ سے موت کے بعد وسیلہ نہیں پکڑا۔ حالانکہ آپ ﷺ کی قبر مدینہ منورہ میں موجود تھی۔ (بخاری۔ کتاب الاستسقاء: باب سؤال الناس الامام الاستسقاء (ح ۱۰۱۰)

تعالیٰ اپنے کسی محبوب کے واسطہ کا محتاج ہے' جیسا کہ افسران بالا اور حکام دنیا ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے خالق کی مخلوق سے تشبیہہ لازم آتی ہے' جو شرک ہے۔ [1]

سوال کیا دُعا مانگتے وقت کسی انسان کے واسطہ کی ضرورت ہے؟

جواب ہرگز نہیں! دُعا کسی انسان کے واسطہ کی محتاج نہیں بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ﴾ (البقرہ : ۲/۱۸۶)

"اے نبی! جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان کے قریب ہی ہوں۔"

حدیث نبوی ہے : ((إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ

---

[1] وسیلہ کے مسئلہ پر شریعت مطہرہ کے تفصیلی احکامات جاننے کے لیے علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتاب "التوسل واحکامہ وانواعہ" بہترین رہنما کتاب ہے۔ ملاحظہ فرمائیں نیز اس کا اب اُردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

مَعَكُمْ.))[1]

”بلاشبہ تم ایک ایسی ہستی سے دُعا کر رہے ہو جو سننے والی ہے اور تمہارے قریب اور تمہارے ساتھ ہے (اپنے علم کے اعتبار سے)۔“

سوال کیا زندہ لوگوں سے دُعا کروانا جائز ہے؟

جواب ہاں! زندہ (نیک اور موحد لوگوں) کو دُعا کے لئے کہا جاسکتا ہے فوت شدہ کو نہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد : ۴۷/ ۱۹)

”اور آپ اپنے گناہوں کے لئے ‘مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے گناہوں کے لئے بخشش طلب کیجئے۔“

---

[1] بخاری۔ کتاب المغازی : باب غزوة خيبر (ح ۴۲۰۲)
مسلم۔ الذکر : باب استحباب خفض الصوت بالذکر (ح ۲۷۰۴)

صحیح حدیث میں ہے: "ایک خراب نظر والا آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو کہا:

((اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِیْ)) [1]

"اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا عطاء فرمائے۔"

سوال رسول اللہ ﷺ کس چیز کا واسطہ ہیں؟

جواب رسول اللہ ﷺ تبلیغ یعنی بندوں تک اللہ کا حکم (شریعت) پہنچانے کا واسطہ ہیں۔ یعنی آپ ﷺ دین پہنچانے کا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾

"اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔" (المائدہ: ٥/٦٧)

حدیثِ نبوی ہے: آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: "کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟"..... تو صحابہ کرام

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات: باب (١١٨) (ح ٣٥٧٨)

رضی اللہ عنہم نے بیک زبان ہو کر کہا: "ہم آپ ﷺ کے متعلق اللہ کا پیغام پہنچا دینے کی گواہی دیتے ہیں۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ)) "اے اللہ! تو اس پر گواہ رہنا۔" [1]

سوال ہم رسول اللہ ﷺ کی سفارش کی درخواست کس سے کریں؟

جواب ہم رسول اللہ کی سفارش کی درخواست صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کر سکتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا﴾ (الزمر: ۳۹/۴۴)

"کہہ دیجئے شفاعت (سفارش) ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔"

حدیثِ نبوی: ① "آپ ﷺ نے ایک صحابی کو دعا کے لئے یوں تعلیم دی تھی ((اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ)) [2] "اے اللہ! میرے

---

[1] مسلم۔ کتاب الحج: باب حجۃ النبی ﷺ (ح ۱۲۱۸)

[2] ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۱۱۸) (ح ۳۵۷۸)

بارے میں نبی اکرم ﷺ کی سفارش قبول فرما۔"

② ((اِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِی لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا.)) [1]

"میں نے اپنی ایک دُعا کو چھپا رکھا ہے۔ وہ قیامت کے دن میری اُمت کے اس انسان کے لئے بطورِ سفارش ہوگی۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا ہوگا۔"

سوال کیا زندہ سے سفارش طلب کرنا جائز ہے؟

جواب دُنیاداری کے کاموں میں زندوں سے سفارش لی جاسکتی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّکُنْ لَّهٗ کِفْلٌ مِّنْهَا ﴾ (النساء: ۴/۸۵)

"جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے گا اس میں سے اس کو

---

[1] مسلم۔ کتاب الایمان: باب اختباء النبیؐ دعوۃ الشفاعۃ (ح۱۹۹)

حصہ ملے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ دار ہو گا۔"

حدیث نبوی ہے: ((اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوْا.))[1]

"(نیک کاموں میں) سفارش کیا کرو' ایسا کرنے سے تمہیں اجر ملے گا۔"

سوال نعت رسول میں مبالغہ آمیزی کا کیا حکم ہے؟

جواب آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف اور نعت میں مبالغہ آمیزی اور غلو ہرگز جائز نہیں ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾(الکھف : ۱۸/۱۱۰)

---

[1] بخاری۔ باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ فیھا(ح ۱۴۳۲) مسلم۔ البر والصلۃ : باب استحباب الشفاعۃ فیما لیس بحرام(ح ۲۶۲۷)

"اے محمد ﷺ! کہو کہ میں تو تم ہی جیسا ایک انسان ہوں، (میرے اور تمہارے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا سچا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((لَا تُطْرُوْنِی کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ.))[1]

"(میری تعریف ومدح بیان کرکے) مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھاؤ کہ جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو (مبالغہ کرتے ہوئے) حد سے بڑھا دیا۔ کیونکہ میں تو صرف بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔"[2]

---

[1] بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء (ح ۳۴۴۵)

[2] اطراء: مدح تعریف میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں۔

جہاد' دوستی اور حکومت

سوال جہاد فی سبیل اللہ کا کیا حکم ہے؟

جواب اپنی جان مال و دولت اور زبان سے جہاد کرنا واجب ہے۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ : ۴۱/۹)

"نکلو! خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔"

یعنی مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب جہاد شروع ہو یا حالات جہاد فی سبیل اللہ کا تقاضا کر رہے ہوں تو تم خوش حال ہو یا تنگ دست' جوان ہو یا بوڑھے' تندرست ہو یا بیمار' طاقتور ہو یا لاغر مجرد ہو یا عیالدار (شادی شدہ ہو یا کنوارے)

ہتھیار بند ہو یا بے ہتھیار جہاد فی سبیل اللہ کی پکار پر اللہ پر توکل کرتے ہوئے نکل کھڑے ہو۔ حدیث نبوی ہے:

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ.))

"مشرکین سے اپنے مال و دولت' اپنی جان اور زبان سے جہاد کرتے رہو۔"[1]

سوال "ولاء" کسے کہتے ہیں؟

جواب "ولاء" باہمی محبت اور آپس میں تعاون کا نام ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾

"مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔" (التوبہ: ۷۱/۹)

حدیث نبوی ہے: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ

[1] ابوداؤد۔ کتاب الجهاد: باب کراهية ترك الغزو (ح ۲۵۰۴)

بَعْضُهُ بَعْضًا.))[1]

"ایک مؤمن دوسرے کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کے لئے (قوت اور مضبوطی کا باعث ہے۔"

سوال کیا کفار سے دوستی رکھنا اور ان کی مدد کرنا جائز ہے؟

جواب ہرگز نہیں' کفار سے ایسے تعلقات استوار کرنا اور ان کی مدد کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ﴾ (المائدہ: ۵۱/۵)

"اگر تم میں سے کوئی شخص انہیں اپنا دوست بناتا ہے تو اس کا شمار انہیں (کفار میں) سے ہوگا۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب الادب: باب تعاون المؤمنین بعضهم بعضاً (ح ۶۰۲۶)
مسلم۔ کتاب البر والصلة: باب تراحم المؤمنین..... (ح ۲۵۸۵)

حدیث نبوی ہے: ((اِنَّ اٰلَ بَنِی فُلَانٍ لَیْسُوْا بِاَوْلِیَائِی.))[1]
"فلاں قبیلہ سے میرے کوئی تعلقات نہیں ہیں۔"

سوال ولی کون ہوتا ہے؟

جواب ولی وہ ہوتا ہے جو ایماندار، پرہیزگار اور تقویٰ شعار اور مؤحد ہو۔

﴿ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ..... اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴾ (یونس: ۱۰/ ۶۳)

"خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء (دوستوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ.))[2]

---

[1] بخاری۔ کتاب الادب: باب قبل الرحم ببلالها (ح ۵۹۹۰)
مسلم۔ کتاب الایمان: باب موالاۃ المؤمنین ومقاطعۃ غیرھم (ح ۲۱۵)
[2] بخاری؛ مسلم (حوالہ سابق)

"اللہ میرا مولیٰ ہے اور تمام صالح اہل ایمان میرے دوست ہیں۔"

سوال مسلمان اپنے فیصلے کیسے کرتے ہیں؟

جواب مسلمان ہمیشہ کتاب و سنت کی روشنی میں فیصلے کرتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (المآئدۃ: ۵/۴۹)

"آپ ان کے درمیان اس چیز (قرآن وحدیث) کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ.))[1]

"اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! اپنے بندوں پر تیرا حکم ہی نافذ ہوگا۔ یعنی تو خود ہی فیصلہ فرمائے گا۔"

---

[1] مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین (ح ۷۷۰)

قرآن و حدیث پر عمل کرنا

سوال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کیوں نازل فرمایا ہے؟

جواب تاکہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ فرمان الٰہی ہے :

﴿ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ ﴾ (الاعراف : ۷/ ۳)

"لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے' اس کی پیروی کرو۔"

حدیث نبوی ہے: ((اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ وَاعْمَلُوْا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ.))

"قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اسے ذریعہ معاش نہ بناؤ۔"[1]

---

[1] مسند احمد (۳/ ۴۲۸' ۴۴۴) باختلاف یسیر۔ وانظر الصحیحۃ (۲۶۰)

سوال صحیح حدیث پر عمل کرنے کی کیا حیثیت ہے؟

جواب صحیح حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾

"اور جو چیز رسول (ﷺ) تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ روک دیں اس سے رُک جاؤ۔" (الحشر: ۵۹/۷)

حدیث نبوی ہے: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا)) [1]

"میرے طریقے کو لازم پکڑو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑو۔"

سوال کیا قرآنِ کریم کو کافی سمجھتے ہوئے حدیث رسول کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟

---

[1] ابو داؤد۔ کتاب السنة: باب فی لزوم السنة (ح ۴۶۰۷)
ترمذی۔ باب ما جاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدع (ح ۲۶۷۶)
ابن ماجه۔ المقدمة: باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین (ح ۴۲)

جواب ہرگز نہیں' کیونکہ حدیث نبوی' قرآنِ کریم کی شارح ہے۔

﴿ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾

"ہم نے یہ ذکر (قرآن) تم پر نازل کیا ہے' تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس کی تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ' جو ان کے لئے اُتاری گئی ہے۔" (النحل : ۱۶/۴۴)

حدیث نبوی ہے : ((اَلَا اِنِّي اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.))[1]

"یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی اور چیز بھی دی گئی ہے (یعنی حدیث رسول ﷺ)۔"

سوال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات کے مقابلہ میں کسی دوسرے کی بات مانی جا سکتی ہے؟

جواب بالکل نہیں۔ دینی معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کو

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب السنة : باب في لزوم السنة (ح ۴۶۰۴)

آخری اتھارٹی حاصل ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴾

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے آگے نہ بڑھو۔" (الحجرات: ۴۹/۱)

حدیث نبوی ہے: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.))[1]

"جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو رہی ہو تو پھر مخلوق میں سے کسی دوسرے کی بات نہ مانی جائے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

((اَخْشٰى اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ اَقُوْلُ لَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُوْنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ))[2]

---

[1] شرح السنة (۱۰/۴۴)۔ مسند احمد (۵/۶۶)

[2] كتاب التوحيد لمحمد بن عبد الوهاب رحمه الله (ص ۲۹۸)

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش نہ آپڑے کیونکہ میں تمہیں احادیث نبوی کا حوالہ دیتا ہوں اور تم کہتے ہو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے یوں فرمایا ہے۔"

سوال کسی مسئلہ میں جب ہمارا آپس میں لڑائی جھگڑا اور اختلاف ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب ان حالات میں قرآنِ مجید اور سنت صحیحہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾(النساء: ۴/۵۹)

"اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف و نزاع پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح

طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا.)) [1]

"تم میری سنت کو لازم پکڑو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

سوال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کا معیار کیا ہونا چاہیے؟

جواب محبت کا معیار ان کی اطاعت اور ان کے احکامات کی پیروی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۳/۳۱)

"اے نبی! لوگوں سے کہو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب السنۃ: باب فی لزوم السنۃ (ح ۴۶۰۷)

محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.))[1]

"تم میں سے اس وقت تک کسی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

سوال کیا نوشتہ ٔ تقدیر کا بہانہ بنا کر اعمال کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟

جواب تقدیر کا سہارا لے کر اعمال ترک نہیں کیے جا سکتے۔

---

[1] بخاری۔ کتاب الایمان : باب حب الرسول ﷺ من الایمان (ح ۱۵)
مسلم۔ کتاب الایمان : باب وجوب محبۃ رسول اللہ ﷺ (ح ۴۴)

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ﴾ (اللیل : ۹۲/۷)

"جس نے مال دیا اور پرہیز (تقویٰ اختیار) کیا اور بھلائی کو سچ مانا تو ہم اسے آسانی سے اس کام میں لگادیں گے جس سے اس کو آرام ملے گا۔"

حدیث نبوی ہے: ((اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ.))[1]

"عمل کرتے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کردی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔"

---

[1] بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ واللیل : باب (فسنیسره للیسریٰ) (ح ۴۹۴۹)

سنت و بدعت

سوال دینِ اسلام میں بدعت سے کیا مراد ہے؟

جواب دینِ اسلام میں کسی چیز کی زیادتی یا کمی کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (الشوریٰ : ۴۲/۲۰)

"کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریک باری تعالیٰ رکھتے ہیں۔ جو ان کو دین کا وہ راستہ بتاتے ہیں جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔"

حدیث نبوی ہے :

((مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.))[1]

---

[1] بخاری۔ کتاب الصلح : باب اذا اصطلحوا علی صلح جور (ح ۲۶۹۷)

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات داخل کی وہ جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہوگی۔"

سوال کیا دینِ اسلام میں بدعت حسنہ کا وجود ہے؟[1]

جواب ہرگز نہیں' کیونکہ دینِ اسلام میں ہر بدعت گمراہی ہے۔

---

[1] بدعت یہ ہے کہ دین میں کسی نئے کام کو نیکی سمجھ کر رواج دینا اور اختیار کرنا کہ اس کام کے ساتھ ثواب و عذاب کا عقیدہ بھی وابستہ ہو اور اس کام کو دین کا حصہ سمجھا جاتا ہو یا کسی سنت سے ثابت عمل صالح میں اضافہ یا کمی اپنی مرضی یا کسی امام و عالم کے کہنے پر کر دینا۔ یہ دونوں صورتیں مردود ہیں۔ بدعات کے دفاع میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو ہم یہ نیا کام نیکی سمجھ کر کر رہے ہیں اگر یہ بدعت ہے یا صحیح نہیں ہے تو اس کی ممانعت دکھلاؤ۔ یاد رکھئے! یہ ایک باطل حیلہ ہے۔ میرے بھائی! اگر یہ کام رسول اللہ ﷺ کے دور میں اختیار کیا جاتا تو آپ ﷺ اس سے منع فرما دیتے لیکن چونکہ آپ ﷺ کی زندگی میں یہ کام ہوا ہی نہیں اسی لئے اس کی ممانعت بھی کتب احادیث میں مذکور نہیں۔ آپ نے چونکہ یہ قانون بتا دیا کہ جس کام پر ہمارے حکم کی مہر نہ ہو وہ مردود ہے اور یہ کہ جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ ایسے تمام حیلے بہانے راہ سنت سے فرار کے ذرائع ہیں۔ آپ کے بیان کردہ احکام جو بدعت کی تحقیق میں کسوٹی اور قانون کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہی ان تمام بدعات کی ممانعت کی دلیل ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ﴾ (المائدہ : ۵/۳)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے بطورِ دین پسند کر لیا ہے۔"

حدیث نبوی ہے: ((وَ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ کُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ)) [1]

"ہر بدعت گمراہی ہے، ہر گمراہی جہنم میں گرانے کا باعث ہے۔"

سوال کیا اسلام میں "سنت حسنہ" ہے؟

جواب ہاں! اسلام میں سنت حسنہ کا وجود ہے۔ حدیث نبوی ہے:

---

[1] نسائی - کتاب صلاۃ العیدین : باب کیف الخطبۃ (ح ۱۵۷۹)

((مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ.))

"جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے اسے اُس اچھے کام کا اَجر ملے گا اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا (مجموعی) اَجر بھی ملتا ہے۔ اس دو چند اَجر ملنے پر (دونوں میں سے) کسی دوسرے کے اَجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔"[1]

سوال مسلمانوں کو غلبہ کب حاصل ہوگا؟

جواب جب مسلمان (شریعت مطہرہ) کتاب اللہ اور احادیث رسول کو عملاً نافذ کردیں گے۔

- سنت رسول پر (انفرادی سطح پر) عمل پیرا بھی ہوں گے۔
- توحید باری تعالیٰ کا پرچار کریں گے۔

---

[1] مسلم۔ کتاب الزکاۃ: باب الحث علی الصدقۃ (ح۱۰۱۷)

○ شرک کی تمام اقسام سے دستبردار ہو جائیں گے۔

○ اللہ کے دشمنوں سے نپٹنے (جہاد) کے لئے حسب طاقت تیاری کریں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

① ﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد: ۴۷/۷)

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔"

② ﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ﴾ (النور: ۲۴/۵۵)

"اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے

ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے۔ ان کے لئے اس دین کو مظبوط بنیادوں پر قائم کردے گا۔ جسے اللہ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔"

صحیح البخاری
صحیح مسلم
جامع ترمذی
سنن ابن ماجہ
سنن نسائی
سنن ابی داؤد
جنت میں داخلہ کیلئے
کفر و شرک کی پُر زور آندھیوں میں اپنے عقیدے کے چراغ کو روشن
رکھیں تاکہ اسکی روشنی میں آپ روزِ قیامت آسانی سے پُل صراط پار کر کے
جنت الفردوس تک پہنچ جائیں اور پھر اللہ رحیم و کریم کی رضا کا سرٹیفیکیٹ حاصل
کر کے اس چمن کی بہاروں اور رعنائیوں سے اپنے دل کی تسکین کا سامان کریں۔
ان انعامات کے حصول کیلئے آپ کے عقیدہ کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا
ضروری ہے اور عقائد کی درستگی اور جنت کے حصول کیلئے
"اصلاح عقیدہ" اور "حسن عقیدہ"
کا مطالعہ خود بھی کریں اور دوست احباب
کو بھی تحفہ میں دیں۔
دارالابلاغ